یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مُفت سلسلۂ اشاعت نمبر ۶

فضل العلم والعلماء

رئیس المتکلمین رأس المدققین

مولینا شاہ نقی علی خان

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان

نور مسجد کاغذی بازار کراچی

پیش لفظ

دین، اسلام، مذہب اور عقیدہ کی پہچان اور اس کے بچاؤ کیلئے علم ضروری ہے بلکہ علم کے بغیر دین و اسلام کا وجود بھی ممکن نہیں۔ علم کا حاصل کرنا ہر حال میں فرض ہے۔ ورنہ ایمان و اسلام سے ہاتھ دھونا پڑے گا۔ آج تک نہیں سنا اور دیکھا کہ کسی کو بغیر علم کے معرفتِ خدا و رسول اور دین و اسلام کی حاصل ہوئی ہو۔ کوئی نہ کوئی علم ضرور ہوتا ہے۔ خواہ علم لدنّی ہو، یا علم کسبی۔

علم لدنّی تو خاص عطیۂ خداوندی ہے وہ جس کو چاہے عطاء فرما دے! اور علم کسبی، یعنی حاصل کیا جانے والا علم، جو کسی معلم و استاد کے بغیر حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ اس کی فضیلت و بزرگی پر یہ رسالہ ترتیب دیا گیا ہے! اس کے مرتبؒ مؤلف آسمان علم و حکمت کے وہ تابندہ سورج ہیں جن پر علم ہمیشہ ناز کرتا رہے گا! اس عظیم عالم نے ہند و پاک میں پودۂ علم کی ایسی آبیاری فرمائی کہ بڑھتے بڑھتے وہ ایک تناور درخت بن گیا۔ اور پھر اس درخت نے کئی شاخیں پھیلائیں۔ اور مختلف قسم کے پھول ظاہر کیے۔ خواہشمند حضرات دور دراز سے سفر کر کے اس شجر علمی سے ثمر اور پھل حاصل کر گئے۔ اور اتنا حاصل کر گئے کہ جگہ جگہ اس فیض کو عام کر دیا۔

اس وقت پاکستان و ہندوستان بلکہ عرب و عجم میں اس رضوی شجر کی شاخیں موجود ہیں۔ یہ سارا فیض اعلیٰحضرت امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ نہیں نہیں بلکہ یہ فیض خادمِ رسالت کا ہے جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے افغانستان سے اٹھا کر ہندوستان میں چشمۂ فیض جاری کرنے کے لیے پہنچا دیا۔ یعنی اعلیٰحضرت کے والد گرامی عارف باللہ مولانا نقی علی خاں رحمۃ اللہ علیہ! انہوں نے

امامِ اعظم ابوحنیفہ کی طرح زیادہ کتابیں لکھنے کی بجائے زیادہ زور پڑھنے پر صرف کیا۔ اور ایسی خاص طرز اور قلبی لگن سے اپنے فرزند ارجمند کو پڑھایا کہ تیرہ سال کی عمر میں ماہرِ علوم بنا دیا۔ اور پھر اس علم کی مدد سے آپ کے صاحبزادہ نے پچپن مختلف علوم میں مہارت تامّہ حاصل کرلی۔

اور پھر اس صاحبزادے نے اپنے والد کے شجرِ علمی سے فیض حاصل کرکے۔ ہماری خاطر اس کے ثمر کو ذخیرہ کی شکل میں چھوڑ گئے۔ یعنی ہزار سے بھی زائد کتب لکھ گئے۔ جس کا جی چاہے یہ ثمر حاصل کرے مگر افسوس کہ اس ثمرِ علم کو کیڑا اور دیمک لگ گئی مگر ہم غفلت کی نیند سوتے رہے۔ اور اس وقت تک نیم خوابی کا عالم ہے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ پروردگارِ عالَم، عالمِ ماکان و مایکون صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین شریفین کے صدقے میں سُنیوں کو پورا پورا بیدار فرمائے۔ آمین۔

سُنیوں کی اس غفلت کو دیکھ کر دردِ دل کا اظہار کرتے ہوئے اور خوابِ غفلت میں مست شدہ سُنیوں کو جگانے کے لئے محسنِ اہلسنت مولانا نقی علی خاں رحمۃ اللہ علیہ نے یہ مختصر رسالہ ترتیب دیا ہے۔ اس اُمید پر کہ "شاید اتر جائے ترے دل میں میری بات۔ اور تو عمل کرے۔ مگر ہم تو اس قدر دنیا میں کھوچکے ہیں کہ شاید اس رسالہ کو پڑھنے کا بھی ہمیں وقت نہ ہو۔ افسوس!

سُنیو! جاگو! اور اپنی حالت کو بدلو۔ قرآن تمہیں پکار پکار کے کہہ رہا ہے کہ

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ ۔ سورۃ الرعد، آیت ۱۱

بیشک اللہ کسی قوم سے اپنی نعمت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت نہ بدلیں۔

خدا نے آج تک اُس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا (اقبال)

اب بھی وقت ہے ہوش کرو، اور واپس آجاؤ۔

ع راہی ابھی تو شام کی سرخی بجھی نہیں
ضد نہ کر، لیت و لعل نہ کر اب بھی لوٹ جا

اس وقت اہلسنت کے کسی شعبہ میں بھی حوصلہ افزا کام نہیں ہو رہا (الا ماشاء اللہ) مدارس میں پڑھائی کی یہ حالت ہے کہ دن کے آٹھ سے بارہ بجے تک بمشکل پڑھائی ہوتی ہے۔ میں معذرت کے ساتھ اکابرینِ مدارس سے سوال کرتا ہوں کہ دل پر ہاتھ رکھ کر سچ سچ بتاؤ کہ کامیاب پڑھائی کے لئے اتنا سا وقت کافی ہے؟ یا نہ ہونے کے برابر ہے۔ اور کیا آپ حضرات نے اتنا وقت لیکر کامیابی حاصل کی ہے؟ مگر اکابرین بھی کیا کریں۔ آج کا طالب علم بھی اس قدر عیش پرست بن چکا ہے۔ کہ وقت میں کچھ اضافہ ہو جائے تو اسکی کمر میں درد ہونے لگتا ہے۔ جماہی پر جماہی آنے لگتی ہے۔ اور بے چینی اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ کئی کروٹیں بدل بدل کر بیٹھتا ہے۔ اس پر طرہ یہ کہ شوق رومی و غزالی بننے کا ہے۔ میرا تو یہ پختہ یقین ہے کہ پورے شوق و ہمت اور لگن و محنت سے تعلیم و تربیت حاصل کی جائے تو اب بھی انسان رازی و رومی بن سکتا ہے۔

ع وہ کون سا عقدہ ہے جو وا ہو نہیں سکتا
ہمت کرے انساں تو کیا ہو نہیں سکتا

اس وقت بہت سی تلخ حقیقتیں میرے ذہن میں جوش زن ہیں اور تلملا رہی ہیں مگر کیا کروں، کہیں کوئی ناراض نہ ہو جائے۔ ورنہ

ع پُر ہوں میں شکوے سے یوں، راگ سے جیسے باجا
اک ذرا چھیڑیئے! پھر دیکھیے ہوتا ہے کیا

اور کبھی ذہن میں یہ سوچ بھی آتی ہے کہ

ع کون سنتا ہے تیری ناصح ناداں چپ رہ
طاق میں پند و نصیحت کو اٹھا کر رکھ دے

بہرحال یہ ناکارہ کچھ کہے تو چھوٹا منہ بڑی بات ہوگی۔ آئیے محسن اہلسنت کی زبان سے قرآن وسنت کی روشنی میں علم اور علماء کی فضیلت پڑھئے۔ اور عمل کیجئے!
یا اللہ العلمین ہم سب کو علم پڑھنے اور پڑھانے کی صلاحیت و توفیق عطا فرما۔ اور علم کے اجالے کو پھیلانے کی ہمت ارزانی فرما۔

لب پہ آتی ہے دعا بن کے تمنّا تیری
زندگی شمع کی صورت ہو خدایا میری

زندگی ہو میری پروانے کی صورت یارب
علم کی شمع سے ہو مجھ کو محبت یارب

(اقبال علیہ الرحمۃ)

آمین ثم آمین۔ بجاہ حبیبک نبیک الکریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم۔

احقر الناس طالب العلم ظہور احمد فیضی
خطیب وامام الف مسجد: میٹھادر کراچی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالْعٰلِمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

بعد حمد و صلوٰۃ کے واضح ہو کہ یہ چند فضائل و فوائد علم دین کے واسطے ترغیب مومنین کے لکھے جاتے ہیں۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں علم مدار کار اور قطب دین ہے فی الواقع کوئی کمال دنیا و آخرت میں بے اس صفت کے حاصل اور ایمان بے اسکے کامل نہیں ہوتا۔

ع کہ بے علم نتواں خدا را شناخت

اسی جگہ سے کہتے ہیں کہ کوئی راہ جناب احدیت کی طرف علم سے قریب تر اور کوئی چیز خدا کے نزدیک جہل سے بدتر نہیں۔

العلم باب اللہ الاقرب والجہل اعظم حجاب بینک وبین اللہ۔

علم موجب حیات بلکہ عین حیات ہے جہل مورث موت بلکہ خود موت ہے۔

ولنعم ما قیل لاتعجب علی الجہول حلیۃ فذاک میت وثوبہ کفن۔

اگر خدا کے نزدیک کوئی شے علم سے بہتر ہوتی آدم علیہ السلام کو مقابلہ ملائکہ میں دی جاتی۔ تسبیح و تقدیس فرشتوں کی علم اسماء کے برابر نہ ٹھہری

علم حقائق و دیگر علوم دینیہ کی بزرگی کس مرتبہ میں ہوگی ع

قیاس کن زگلستانِ من بہار را

ارشاداتِ ربّانی

اللہ جل جلالہٗ وعم نوالہٗ فرماتا ہے۔

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ

گواہی دی اللہ نے کہ کوئی بندگی کے لائق نہیں سوا اس کے اور فرشتوں نے اور عالموں نے وہ با انصاف ہے۔

اس آیت سے تین فضیلتیں علم کی ثابت ہوئیں۔

اوّل خدائے عزّوجل نے علماء کو اپنے اور فرشتوں کے ساتھ ذکر کیا اور یہ ایسا مرتبہ ہے کہ نہایت نہیں رکھتا۔

دوم اُن فرشتوں کی طرح اپنی وحدانیت کا گواہ اور اُن کی گواہی کو وجہ ثبوت الوہیت قرار دیا۔

سوم اُن کی گواہی مانند گواہی ملائکہ کے معتبر ٹھہرائی۔

دوسری آیت میں اپنی اور عالم کی گواہی کو کافی فرمایا۔

قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ

کہہ کافی ہے اللہ گواہ میرے اور تمہارے بیچ میں اور وہ شخص جس کے پاس علم کتاب کا ہے

تیسری آیت

يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ط

یعنی اللہ تعالیٰ بلند کرے گا اُن لوگوں کے جو ایمان لائے تم میں سے اور اُن کے جن کو علم دیا گیا ہے درجے۔

یہاں سے ثابت ہوا کہ علم ایمان کی طرح بلندیٔ مراتب کا سبب ہے

چوتھی آیت:۔

وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ

اور پکے لوگ علم میں کہتے ہیں ہم ایمان لائے سب ہمارے رب کے پاس سے ہے اور نصیحت نہیں مانتے مگر عقل والے۔

یہ آیت اہلِ علم کے کمال ایمان اور عقل اور نہایت انقیاد پر دلالت کرتی ہے۔

پانچویں آیت:۔

اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا

جز یں نیست کہ ڈرتے ہیں اللہ کے بندوں میں سے علماء

اور وجہ اس حصر کی ظاہر ہے کہ جب تک انسان خدا کے قہر اور بے پرواہی اور احوال دوزخ اور احوال قیامت کو بتفصیل نہیں جانتا حقیقت خوف و خشیت کی اُس کو حاصل نہیں ہوتی اور تفصیل ان چیزوں کی علماء کے سوا کسی کو معلوم نہیں۔

چھٹی آیت:۔

وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ

ولیکن ہو جاؤ تم اللہ والے بسبب کتاب جاننے تمہارے اور بسبب درس کرنے تمہارے کے۔

یہاں سے ظاہر ہوا کہ مقتضائے علم یہ ہے کہ آدمی تمام عالم سے علاقہ قطع کر کے خدا ہی کا ہو جاوے اور اُسی سے کام رکھے اسی واسطے عالم کو مولوی کہتے ہیں منسوب بمولیٰ یعنی اللہ والا۔

ساتویں آیت:۔

مَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا

جو حکمت دیا گیا بہت بھلائی دیا گیا۔

اور ظاہر ہے کہ جو بہت بھلائی دیا گیا اُس کا مرتبہ بھی بہت بڑا ہو گا۔

آٹھویں آیت :۔

وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ وَمَا يَعْقِلُهَا اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ

یہ کہاوتیں بیان کرتے ہیں ہم لوگوں کے لئے اور نہیں سمجھتے اُن کو مگر جاننے والے

اس آیت سے ثابت ہوا کہ کلام الٰہی کے بھید اور خدا کی باتوں کے اسرار علما کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

نویں آیت :۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا

کہا اُن لوگوں نے جو علم دئے گئے خرابی تم پر ثواب خدا کا بہتر ہی اُس کے لئے جو ایمان لائے اور اچھا کام کرے۔

یہاں سے ظاہر ہوا کہ قدر و منزلت دار آخرت کی علما ہی خوب جانتے ہیں۔

دسویں آیت :۔

قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ

تو کہہ کیا برابر ہیں وہ لوگ کہ جانتے ہیں اور وہ لوگ جو نہیں جانتے یعنی جاہل کسی طرح عالم کے مرتبہ کو نہیں پہنچتا۔

فرمان رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ترمذی نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو آدمیوں کا ذکر ہوا ایک عابد دوسرا عالم آپ نے فرمایا۔

فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِيْ عَلٰى اَدْنَاكُمْ

بزرگی عالم کی عابد پر ایسی ہے جیسے میری فضیلت تمہارے کمتر پر

اور وارد ہوا کہ جب پروردگار قیامت کے دن اپنی کرسی پر واسطے فیصلے بندوں کے بیٹھے گا۔ علما سے فرمائے گا۔

اِنِّيْ لَمْ اَجْعَلْ عِلْمِيْ وَحِلْمِيْ فِيْكُمْ اِلَّا وَاَنَا اُرِيْدُ اَنْ اَغْفِرَ لَكُمْ وَلَا اُبَالِيْ۔

خلاصہ معنی یہ ہے کہ میں نے اپنا علم و حلم تم کو صرف اسی ارادہ سے عنایت کیا کہ تم کو بخش دوں اور مجھے کچھ پرواہ نہیں۔

بیہقی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ بڑا جواد ہے اور میں سب آدمیوں میں بڑا سخی ہوں اور میرے بعد ان میں بڑا سخی وہ ہے جس نے کوئی علم سیکھا پھر اس کو پھیلا دیا۔

ذہبی نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن علما کی دواتوں کی سیاہی اور شہیدوں کا خون تولا جائیگا روشنائی ان کی دواتوں کی شہیدوں کے خون پر غالب آئے گی۔

احیاء العلوم میں مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ خدائے تعالیٰ قیامت کے دن عابدوں اور مجاہدوں کو حکم دے گا بہشت میں جاؤ علما عرض کریں گے الٰہی انھوں نے ہمارے بتلانے سے عبادت کی اور جہاد کیا۔

حکم ہو گا تم میرے نزدیک بعض فرشتوں کے مانند ہو شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول ہو پس شفاعت کریں گے پھر بہشت میں جاویں گے

حدیث شریف میں آیا ہے جو شخص ایک باب علم کا اوروں کے سکھانے کیلئے سیکھے اس کو ستر صدیقوں کا اجر دیا جاوے

اور معالم التنزیل میں لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص طلب میں سفر کرتا ہے فرشتے اپنے بازوؤں سے اُس پر سایہ

کرتے ہیں اور مچھلیاں دریا میں اور آسمان وزمین اسکے حق میں دعا کرتے ہیں۔

امام غزالی نے روایت کیا کہ عالم کو ایک نظر دیکھنا سال بھر کی نماز روزہ سے بہتر ہے۔

بخاری اور ترمذی نے بسند صحیح روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ

خدائے تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے دین میں دانشمند کرتا ہے۔

اشباہ والنظائر میں لکھا ہے کہ کوئی آدمی اپنے انجام سے واقف نہیں ہوتا سوا فقیہ کے کہ باخبار مخبر صادق جانتا ہے اس کے ساتھ خدا نے بھلائی کا ارادہ کیا ہے۔

در مختار میں اسمٰعیل بن ابی رجا سے منقول ہے کہ میں نے امام محمد کو خواب میں دیکھا حال پوچھا کہا مجھے خدا نے بخش دیا اور فرمایا اگر میں تجھ پر عذاب کرنا چاہتا علم عنایت نہ فرماتا۔

ابو داؤد نے ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص طلب علم میں ایک راہ چلے خدا اُسے بہشت کی راہوں سے ایک راہ چلا دے گا اور بے شک فرشتے اپنے بازو طالب علم کی رضامندی کے واسطے بچھاتے ہیں اور بیشک عالم کے لئے استغفار کرتے ہیں۔ سب زمین والے اور سب آسمان والے یہاں تک کہ مچھلیاں پانی میں اور بیشک فضل عالم کا عابد پر ایسا ہے جیسے چودھویں رات کے چاند کی بزرگی سب تاروں پر اور بیشک علماء وارث انبیاء کے ہیں اور بیشک پیغمبروں نے درہم اور دینار میراث نہ چھوڑی علم کو میراث چھوڑا ہے

پس جو علم حاصل کرے اس نے بڑا حصّہ حاصل کیا۔

صحیح مسلم کی حدیث میں وارد ہو کہ جو شخص طلب علم میں کوئی راہ چلے گا خدا اس کے لئے بہشت کی راہ آسان کرے گا اور جب کچھ لوگ خدا کے گھروں سے کسی گھر میں جمع ہو کر کتاب اللہ پڑھتے ہیں اور آپس میں درس کرتے ہیں اُن پر سکینہ نازل ہوتا ہے اور رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے ان کو ہر طرف سے گھیر لیتے ہیں۔ اور خدا اپنے پاس والوں کے سامنے ان کا ذکر کرتا ہے یعنی فرشتوں پر ان کی خوبی اور اپنی رضامندی اُن پر ظاہر فرماتا ہے۔

ابو ذر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے عالم کی مجلس میں حاضر ہونا ہزار رکعت نماز اور ہزار بیماروں کی عیادت اور ہزار جنازوں پر حاضر ہونے سے بہتر ہے۔ کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ اور قرأت قرآن یعنی کیا عالم کی مجلس میں حاضر ہونا قرأت قرآن سے بھی افضل ہے فرمایا آیا قرآن بے علم کے نفع بخشتا ہے یعنی فائدہ قرآن کا بے علم کے حاصل نہیں ہوتا۔

امام محی السنۃ بغوی معالم التنزیل میں لکھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ایک فقیہ شیطان پر ہزار عابد سے زیادہ بھاری ہے اور وجہ اس کی ظاہر ہے کہ عابد اپنے نفس کو دوزخ سے بچاتا ہے اور عالم ایک عالم کو ہدایت فرماتا ہے اور شیطان کے مکر و فریب سے آگاہ کرتا ہے۔

ترمذی کی حدیث میں ہے بہ تحقیق اللہ اور اُس کے فرشتے اور سب زمین والے اور سب آسمان والے یہاں تک کہ چیونٹی اپنے سوراخ میں اور یہاں تک کہ مچھلی یہ سب درود بھیجتے ہیں علم سکھانے والے پر

جو لوگوں کو بھلائی سکھاتا ہے۔

امام غزالی احیائ العلوم میں روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں نزدیک تر لوگوں کے درجۂ نبوت سے علماً و مجاہدین ہیں یعنی ان کا مرتبہ پیغمبروں کے مرتبہ سے بہ نسبت تمام خلق کے قریب ہے کہ اہل علم اُس چیز پر جو پیغمبر لائے دلالت کرتے ہیں اور اہل جہاد اس چیز پر کہ پیغمبر لائے۔ تلواروں سے لڑتے ہیں۔

مُسلم کی حدیث میں ہے کہ جب آدمی مرتا ہے اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے مگر تین چیزوں سے کوئی صدقہ جاریہ چھوڑ گیا یا ایسا علم جس سے لوگوں کو نفع ہو یا لڑکا صالح کہ اس کے واسطے دعا کرے یعنی تین چیزوں کا فائدہ مرنے کے بعد بھی باقی رہتا ہے۔

ابراہیم علیہ السلام سے ارشاد ہوا۔ اے ابراہیم میں علیم ہوں ہر علیم کو دوست رکھتا ہوں یعنی علم میری صفت ہے اور جو میری اس صفت پر ہے وہ میرا محبوب ہے۔

بزرگانِ دین کے اقوال:۔

مولیٰ علی فرماتے ہیں کہ عالم روزہ دار شب بیدار مجاہد سے افضل ہے

کسی نے مجتہد ابوبکر سے پوچھا کہ فقیہ کو قرأت قرآن بہتر ہے یا درس فقہ فرمایا ابو مطیع سے منقول ہے کہ ہمارے اصحاب کی کتابوں کو بغیر قصد سیکھنے کے دیکھنا شب بیداری سے بہتر ہے۔

ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں مجھے ایک مسئلہ سکھانا رات بھر کی عبادت سے زیادہ عزیز ہے۔

عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہزار عابد قائم اللیل صائم النہار کا مرنا ایک عالم کی کہ خدا کے حلال و حرام پر صبر کرتا ہے موت کے برابر نہیں۔

امام غزالی لکھتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں عالم باعمل کو ملکوت آسمان میں عظیم یعنی بڑا شخص کہتے ہیں۔

اسی طرح فضائل و فوائد اس صفت کے اخبار اور آثار میں بے شمار وارد ہیں۔ صرف یہ بات کہ وہ صفت جناب احدیت اور حضرت رسالت کی ہے اس کی فضیلت میں کفایت کرتی ہے۔ بھلائی دونوں جہان کے علم سے حاصل ہوتی ہے اور سعادت دارین بوسیلہ اس صفت کے ہاتھ آتی ہے جاہل درحقیقت حیوان مطلق ہے کہ فضل انسان کی ناطق ہے پس آدمی کو لازم ہے کہ اس دولتِ عظمےٰ کے تحصیل میں کوشش کرتا رہے اور اسکے موانع کو دفع کرے اور موانع اس صفت کے آٹھ ہیں۔

مانع اوّل شیطان کہ جس قدر عداوت علم سے رکھتا ہے اور صفت سے نہیں رکھتا اور جس قدر وسوسے اس کام سے روکنے کیلئے دل میں ڈالتا کسی اور کام سے روکنے کے لئے نہیں ڈالتا مگر طریق دفع اس کا سہل ہے کہ جب مسلمان علم کی فضیلت و بزرگی اور طلبِ علم کے ثواب کو کرشمہ اس کا مذکور ہوا تصوّر کرے گا شیطان کی بات ہرگز نہ سنے گا آیہ و حدیث کے مقابلہ میں اس ملعون کا وسوسہ کیا اعتبار رکھتا ہے۔

دوم نفس کہ محنت و مشقت سے متنفر اور آسائش و راحت کی طرف مائل ہے لیکن جب آدمی خیال کرتا ہے کہ دنیا دار فانی اور آخرت عالم جاودانی ہے اگر یہاں طلب علم میں تھوڑی محنت کہ ہزاروں لطف و کیف سے خالی نہیں اختیار کروں گا اس عالم میں بڑے بڑے مرتبے پاؤں گا تو محنت و مشقت اسے سہل ہو جاتی ہے یہاں تک کہ بعد ایک عرصے کے ایسا مزہ اور لطف حاصل ہوتا ہے کہ اگر ایک روز کتاب نہیں دیکھتا دل بے چین ہو جاتا ہے۔

سوم خلق کہ تعلق اس سے تحصیل علم کو مانع ہوتا ہے لیکن ابتدائے امر میں تھوڑا وقت اس کام کے واسطے خاص کرسکتا ہے اور جب کیفیت علم کی حاصل ہوتی ہے از خود کتاب کے سوا تمام عالم سے نفرت ہوجاتی ہے ؎

ہمنشینے بہ از کتاب مخواہ — کہ مصاحب بود گہہ و بیگاہ
اینچنیں ہمدم و رفیق کہ دید — کہ زنجید و ہم نرنجانید

مانع چہارم طلب عزت اورادنے تامل سے ظاہر ہوتا ہے کہ عزت دنیا کی عزت آخرت کے مقابلہ میں کچھ حقیقت اپنی جان ذلت میں ڈالتا ہے اور جو علم کی دنیا کو جاہ وحشمت پر ترجیح دیتا ہے خدائے عزوجل اسے دنیا کی عزت بھی عنایت کرتا ہے۔

ابوالاسود کہتے ہیں کہ علم سے کسی چیز کی عزت زیادہ نہیں بادشاہ سب لوگوں کے حاکم ہیں اور علما بادشاہوں کے دیکھو اس زمانہ میں بھی جو کچھ علما لکھ دیتے ہیں حکام وقت اہل اسلام کے مقدمات میں اس پر عمل کرتے ہیں۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ سلیمان علیہ السلام کو علم اور مال میں مخیر کیا گیا کہ ملک و مال لو یا علم اختیار کرو آپ نے علم اختیار کیا ملک و مال بھی حاصل ہوا۔ اے عزیز علم سے بہتر کوئی چیز نہیں آدم علیہ السلام کو علم آسمانی مسجودی ملائکہ اور حضرت خضر کو علم لدنی نے استاذی موسیٰ علیہ السلام اور یوسف علیہ السلام کو علم تعبیر نے مصر کی بادشاہی اور سلیمان علیہ السلام کو علم منطق الطیر نے بلقیس سی عورت اور مریم کو علم عیسیٰ علیہما السلام نے تشنیع قوم سے نجات دی۔

ایک نکتۂ علمی نے مور ضعیف کا یہ مرتبہ کیا کہ پروردگار نے اس کا قصہ

قرآن میں بیان فرمایا جو شخص علم کی قدر و منزلت جانتا ہے۔ سلطنت ہفت کشور اس کے نزدیک کچھ قدر و قیمت نہیں رکھتی۔

نقل ہے کہ ایک امیدوار بادشاہ کے دربار میں گیا بادشاہ نے کہا تو جاہل ہے ہماری خدمت کے لائق نہیں اس نے امام غزالی سے علم حاصل کیا اور اس کی لذت اور دنیا کی آفت اور صحبت ملوک و امرا کی مضرت سے واقف ہوا ایک روز بادشاہ نے اسے بلایا اور امتحان کے بعد فرمایا اب تو ہماری ملازمت کے لائق ہوگیا جو عہدہ چاہے حاضر ہے اس نے کہا جب میں آپکے کام کا نہ تھا اور اب آپ میرے کام کے نہیں جب آپ نے مجھے پسند نہ کیا اور اب میں آپ کو پسند نہیں کرتا۔

مانع پنجم تحصیل مال اور ظاہر ہے کہ ثروت اس دولت باقی کے برابر نہیں ہوسکتی مال رہ جاتا ہے اور علم قبر میں ساتھ جاتا ہے اور ہر وقت مدد کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ بہشت میں لے جاتا ہے۔ مال خرچ کرنے سے گھٹتا ہے اور علم پڑھانے سے بڑھتا ہے مالدار مال کا نگہبان ہے اور علم عالم کی نگہبانی کرتا ہے علاوہ بریں جو شخص خدا کے واسطے تحصیل مال پر طلب علم کو ترجیح دیتا ہے خدا اسے محتاج نہیں رکھتا۔

امام غزالی احیاء العلوم میں روایت کرتے ہیں من تفقہ فی دین اللہ عزوجل کفاہ اللہ تعالیٰ ما اہمہ ورزقہ من حیث لا یحتسب جو شخص دین خدا میں دانائی حاصل کرتا ہے خدائے تعالیٰ جل شانہ اس کو اس چیز سے کہ غمگین کرے کفایت کرتا ہے۔ اور اس کو ایسی جگہ سے کہ نہیں جانتا رزق پہنچاتا ہے۔

مانع ششم خطر مآل کہ جب آدمی قلت عمر اور کمی فرصت کو خیال کرتا ہے گھبرا کر کہتا ہے کہ علم بحر بے کنار ہے اس تھوڑے وقت میں عبور اس

سے دشوار ہے اور یہ محض جہالت ہے ہر چند کمال اس دولت کا کسی کو
حاصل نہیں ہوتا یہاں تک سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوتا ہے۔

قُل رَبِّ زِدْنِی علماً

مگر کوئی طالب علم محروم بھی نہیں رہتا نتیجہ علوم دینیہ کا کسی حد پر
موقوف نہیں جس قدر حاصل ہوگا فائدہ بخشے گا بالفرض اگر مطلب کو نہ
پہنچیگا اور اس طلب میں مرجائے گا۔ قیامت کے دن علما کے گروہ میں
اُٹھے گا۔ یہ فائدہ کیا کم ہے جو مآل کا اندیشہ اور غم ہے و للہ در من
قال در راہ تو بمیرم گرچہ ترا نہ بنیم۔ بارے خلاص یا بم از ننگ زندگانی

فقیہ ابو اللیث سمرقندی فرماتے ہیں کہ جو شخص عالم کی مجلس
میں جاوے اس کو سات فائدے حاصل ہوتے ہیں اگرچہ اس سے
استفادہ نہ کرے۔ اوّل: جب تک اس مجلس میں رہتا ہے گناہوں
اور فسق و فجور سے بچتا ہے۔ دوم:۔ طلبہ میں شمار کیا جاتا ہے۔
سوم:۔ طلب علم کا ثواب پاتا ہے۔ چہارم:۔ اُس رحمت میں کہ
جلسۂ علم پر نازل ہوتی ہے شریک ہوتا ہے۔ پنجم:۔ جب تک علمی
باتیں سنتا ہے عبادت میں ہے۔ ششم:۔ جب کوئی دقیق بات
اُن کی اس کی سمجھ میں نہیں آتی دل اس کا ٹوٹ جاتا ہے اور شکستہ دلوں
میں لکھا جاتا ہے۔ ہفتم:۔ علم و علماء کی عزّت اور جہل و فسق کی ذلت
سے واقف ہو جاتا ہے کہتا ہوں میں جو ثواب کہ عالم کی زیارت اور
اسکی مجلس میں حاضر ہونے پر موعود ہے اس سے علاوہ ہے۔ مانع ہفتم
نہ ملنا استاد شفیق کا۔ مانع ہشتم فکر معاش اور مراد اُس سے بقدر ضرورت
ہے کہ زائد سے زائد ہے اور یہ دونوں بہ نسبت اور مواقع کے قوی ہیں کہ
جب استاد شفقت سے نہ پڑھاوے گا شاگرد کو کیا آویگا اور جس کو رزق

نہ ملے گا علم پر کس طرح محنت کریگا۔ ع

پراگندہ روزی پراگندہ دل

اور بڑی وجہ اُن کی قوت کی یہ ہے کہ دفع اُن کا طلبہ کے
اختیار میں نہیں ہاں روسا کرام اور اہل اسلام اگر ایک دو مدرس
اور کسی قدر وظیفہ طلبہ کے واسطے مقرر کردیں تو طلبا اُن دونوں موانع سے
نجات پاکر بفراغ خاطر طلب علم میں کوشش کریں اور جس قدر ثواب
پڑھانے اور پڑھنے والوں کو کہ حد و نہایت نہیں رکھتا ملے اُس قدر بلکہ
اس سے زیادہ مدرسہ جاری کرنے والوں خصوصاً اس شخص کو جو اوروں
کو اس امر خیر کی ترغیب دے حاصل ہو۔

صحیح حدیث میں آیا ہے الدال علی الخیر کفاعلہ بھلائی
پر دلالت کرنے والا مانند بھلائی کرنے والے ہے۔

سوا اس کے صحاح ستہ کی اور کئی حدیثیں بھی اس مضمون پر
دلالت کرتی ہیں جس کا جی چاہے دیکھ لے اور یہ بھی سمجھ لو کہ اجر اعمال
کا باعتبار اوقات و احوال کے مختلف ہوتا ہے اسی واسطے ثواب صحابۂ
کرام کا جنہوں نے ابتداء اسلام میں ترویج علم اور تائیدوں میں جاں نثاری
اور کوشش کی اور لوگوں کے ثواب سے مراتب زیادہ ہے پس جو لوگ
اس زمانہ میں کہ وقت غربت اسلام ہے ترویج علم اور تائیدین میں کوشش
کریں گے اگلے بادشاہوں اور امیروں سے جنہوں نے اس باب میں سعی
کی وہ زیادہ ثواب پاویں گے کہ وہ بہ نسبت ان کے زیادہ قدرت
اور ثروت رکھتے تھے اور اُن کے وقت میں علم کی روز بروز ترقی تھی
بخلاف اس زمانہ کے کہ خلق محبّت دنیا میں مشغوف اور ہمہ تن اس کی
طلب میں مصروف ہے اور علم دین کم ہوتا جاتا ہے نہ کوئی پڑھتا ہے نہ پڑھاتا

ہے اگر یہی صورت رہی تو چند عرصہ میں علم کا نشان ان ملکوں میں باقی
نہ رہے گا اور جب علم نہ رہے گا دین بھی نہ رہے گا۔ عوام فرائض و
واجبات اور احکام صوم و صلاۃ کس سے دریافت کریں گے۔ اور شیطان
کے وسوسوں اور اُس کے اعتراضوں کے جواب کس سے پوچھیں گے آخرکار
گمراہ ہو جاویں گے اور جو لوگ تقلیداً دین پر ثابت رہیں گے نام کے
مسلمان رہ جاویں گے۔ امام محی السنۃ بغوی سعید بن جبیر سے نقل کرتے ہیں کہ ہلاک خلق
کی علامت موت علما کی ہے یعنی جب علما مر جاویں گے لوگ ہلاک ہو جاویں گے۔
عطاء خراسانی قولہ تعالیٰ مَا فِی الْاَرْضِ نَنْقُصُھَا مِنْ اَطْرَا
فِھَا کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ نقصان زمین سے علما اور فقہا کی موت
مراد ہے کہ جب علما نہ رہیں گے خلق بیلوں اور گدھوں کے مانند عقل سے
بے بہرہ اور شتر بے مہار کی طرح بے باک اور بے قید ہو جاویں گے اُس
وقت انتظامِ عالم درہم برہم ہو جائے گا اور قتل و غارت اور وبا و طاعون
کی کثرت ہوگی پس زمین چار طرف سے ویران اور خلق روز بروز کم ہوگی۔
یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔

ظاہر ہے کہ مقصود پیدائش عالم سے معرفت و عبادت ہے اور جب
عالم نہ رہیں گے عبادت کون کرے گا اور جب عالم ان دونوں سے خالی
ہو جاوے گا اور مقصود پر مشتمل نہ رہے گا نکمّا اور مٹانے کے قابل ٹھہرے
گا اور یہاں سے ظاہر ہوا کہ جس طرح دین کا باقی رہنا بے علم دشوار ہے
اسی طرح بقائے عالم بھی بے اس کے بیکار پس اس دولت کو کھونا دونوں
عالم کی زندگی سے ہاتھ دھونا ہے۔

اے مسلمانوں خدا کے واسطے خواب غفلت سے بیدار ہو جاؤ۔
اور علم دین کہ آمادۂ سفر آخرت ہے کو رو کو دنیا کے جھگڑوں میں شب و
روز مشغول رہتے ہو کسی وقت تو ادھر بھی توجہ کرو۔ ہزاروں روپیہ آسائش

فانی کے واسطے صرف کرتے ہو کچھ تو راحتِ جاودانی کے لئے خرچ کرو کہ
وہاں تمہارے کام آوے اور یہاں تم کو ہر بلا سے بچاوے ایک عرصہ کے
بعد ندامت اٹھاؤ گے ہر چند کوشش کروگے اس دولت کو نہ پاؤ گے۔
بعض صاحب ایسی باتیں سن کر تین عذر پیش کرتے ہیں۔

اوّل:۔ کہتے ہیں کہ ہم نادار او رقرضدار ہیں سو اگر یہ بیان غلط ہے
جب تو بڑا ہی غضب ہے بالغرض اگر خلق نے سچ جانا خدا کے نزدیک
تو جھوٹے ٹھہریں گے اور جو سچ ہے تو دنیا کے کاموں میں ہزاروں روپیہ
بے فائدہ اٹھانا اور خدا کے کام میں مآل سوچنا نری ناشکری ہے اگر قرض سے
ڈرتے سامانِ امارت اور تکلفِ ریاست دور کرتے۔

دوم:۔ کہتے ہیں کہ ہم اپنی توفیق کے موافق دوسرے امر خیر میں
صرف کرتے ہیں سو اگر ہو سکے اس میں بھی صرف کریں نہیں تو دونوں کاموں
کو میزانِ عقل سے تولیں جس میں زیادہ ثواب دیکھیں اختیار کریں۔

سوم:۔ کہتے ہیں یہ کام کچھ فرض نہیں جس کو خدا توفیق دے کرے
ہم سے تو فرائض بھی ادا نہیں ہو سکتے سو یہ کیا عذر ہے جو روزہ نہ
نماز کبھی نہ پڑھے۔ فرائض بھی ادا کریں اور علم فرائض کی ترویج میں بھی
مشغول رہیں اگر زیادہ نہ ہو سکے بقدر زکوٰۃ ہی کے دیں کہ زکوٰۃ خدا کا قرض
اور اُن پر فرض ہے اگر یہاں نہ دیں گے قیامت کے دن سخت مصیبت
میں پڑیں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔ وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ وَ
الْفِضَّۃَ وَلَا یُنْفِقُوْنَھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَبَشِّرْھُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ یَّوْمَ
یُحْمٰی عَلَیْھَا فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ فَتُکْوٰی بِھَا جِبَاھُھُمْ وَجُنُوْبُھُمْ
وَظُھُوْرُھُمْ

جو لوگ جمع کرتے ہیں سونا اور چاندی اور اس کو خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتے ان کو بشارت ساتھ دکھ دینے والی مار کے گرم کیا جائے گا سونا چاندی دوزخ کی آگ میں پھر داغی جاویں گی اس سے ان کی پیشانیاں اور

هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ

یعنی پھر ان سے کہا جاوے گا یہ وہ ہے جو تم نے اپنے لئے جوڑ کر رکھا تھا اب چکھو مزا اس جوڑنے کا۔

اور یہ بھی سمجھ لو کہ غنی طالب علم کو زکوٰۃ لینا جائز ہے اگر طالب علم میں کسب کی فرصت نہ رکھتا ہو درمختار میں لکھا ہے۔

وَبِهٰذَا التعليل يقوى ما نسب للواقعات من ان طالب العلم يجوز له اخذ الزكوة ولو غنيا اذا فرغ نفسه لافادة العلم واستفادته بعجزه عن الكسب والحاجة داعية الى ما لا بد منه هكذا ذكره المصنف

اور جو اہل زکوٰۃ احتیاطاً مہتمم مدرسہ سے کہدیں کہ ہمارا روپیہ محتاج طلبہ کو دیا کرو بہتر ہے۔

هٰذَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ وَاِلَيْهِ الْمَرْجِعُ وَالْمَاٰب

الفه العبد المفتقر الى الله الغنى محمد نقی علی البریلوی عفی عنہ

سُنی مسلمانوں کے دین و دنیا کا بھلا لازوال دولت اور بہت آسان

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاٰلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً وَّسَلَامًا عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

بعد نماز جمعہ مجمع کے ساتھ مدینہ طیبہ کی طرف مونہہ کر کے دست بستہ کھڑے ہو کر سو بار پڑھیں جہاں جمعہ نہ ہوتا ہو جمعہ کے دن نماز صبح خواہ ظہر یا عصر کے بعد پڑھیں جو کہیں اکیلا ہو تنہا ہی پڑھے یوں ہی عورتیں اپنے اپنے گھروں میں پڑھیں۔

اسکے فائدے جو صحیح و معتبر حدیثوں سے ثابت ہیں

جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبّت رکھے گا انکی عظمت تمام جہان سے زیادہ دل میں رکھے گا جو ان کی شان گھٹانے والوں اُن کے ذکر پاک مٹانے والوں سے دُور رہیگا دل سے بیزار ہو گا ایسا جو کوئی مسلمان اسے پڑھے گا اس کے لئے بیشمار فائدے ہیں جن میں سے بعض لکھے جاتے ہیں۔

۱۔ اس کے پڑھنے والے پر اللہ عزوجل اپنی تین ہزار رحمتیں اتارے گا۔
۲۔ اس پر دو ہزار بار اپنا سلام بھیجے گا۔
۳۔ پانچ ہزار نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں لکھے گا۔
۴۔ اُس کے پانچ ہزار گناہ معاف فرمائے گا۔
۵۔ اُس کے پانچ ہزار درجے بلند فرمائے گا۔
۶۔ اس کے ماتھے پر لکھ دیگا کہ یہ منافق نہیں۔
۷۔ اس کے ماتھے پر تحریر فرمادے گا کہ یہ دوزخ سے آزاد ہے۔

۸ ۔ اسے قیامت کے دن شہیدوں کے ساتھ رکھے گا۔

۹- پانچ ہزار بار فرشتے اُس کا اور اس کے باپ کا نام لے کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کریں گے کہ یارسول اللہ فلاں بن فلاں حضور پر درود وسلام عرض کرتا ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر مرتبہ کے درود وسلام پر فرمائینگے فلاں بن فلاں پر میری طرف سے سلام اور اللہ تعالیٰ رحمت اور اُس کی برکتیں۔

۱۰- جتنی دیر اس میں مشغول رہے گا اللہ کے معصوم فرشتے اس پر درود بھیجتے رہیں گے۔

۱۱- اللہ تعالیٰ اُس کی تین سو حاجتیں پوری فرمائے گا دوسو دس حاجتیں آخرت کی اور نوّے حاجتیں دنیا کی۔

۱۲- اس کے مال میں ترقی دے گا۔

۱۳- اُس کی اولاد اور اولاد کی اولاد میں برکت رکھیگا۔

۱۴- دشمنوں پر غلبہ دے گا۔ ۱۵- دلوں میں اس کی محبت رکھیگا

۱۶- کسی دن خواب میں زیارت اقدس سے مشرف ہوگا۔

۱۷- ایمان پر خاتمہ ہوگا۔ ۱۸- اس کا دل منوّر ہوگا۔

۱۹- قبر وحشر کے ہولوں سے پناہ میں رہیگا۔

۲۰- قیامت کے دن عرش الٰہی کے سایہ میں ہوگا جس دن اُس کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔

۲۱- رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت اس کے لئے واجب ہوگی۔

۲۲- رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قیامت کے دن اس کے گواہ ہونگے۔

۲۳- میزان میں اس کی نیکیوں کا پلہ بھاری ہوگا۔

۲۴- قیامت کے دن پیاس سے محفوظ رہیگا۔

۲۵- حوض کوثر پر حاضری نصیب ہوگی۔

۲۶- صراط پر آسانی سے گزرے گا۔ ۲۷- قبر وحشر میں اُس کیلئے نور ہوگا۔

۲۸- رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نزدیک ہوگا۔

۲۹- قیامت میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس سے مصافحہ فرمائیں گے۔

۳۰- اللہ عزوجل اس سے ایسا راضی ہوگا کہ کبھی ناراض نہ ہوگا۔

اللھم ارزقنا ہ بجاہ حبیبک واٰلہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وعلیھم وبارک وسلم ابداً اٰمین

مجمع کا حکم بھی حدیث میں ہے اور اس کے فوائد یہ ہیں۔

۳۱- زمین سے آسمان تک فرشتے ان کے گرد جمع ہوکر سونے کے قلموں سے چاندی کے ورقوں پر اُن کا درود لکھیں گے۔

۳۲- ان سے کہیں گے ہاں ذکر کرو اللہ تم پر رحمت کرے زیادہ کرو اللہ زیادہ دے۔

۳۳- جب یہ مجمع درود شروع کرے گا آسمان کے دروازے انکے لئے کھول دیئے جائیں گے۔

۳۴- ان کی دعا قبول ہوگی۔ ۳۵- حورانِ عین انھیں نگاہ شوق سے دیکھیں گی۔

۳۶- اللہ عزوجل ان کی طرف متوجہ رہے گا یہاں تک کہ یہ متفرق ہوجائیں اور باتیں کرنے لگیں۔

۳۷- رحمتِ الٰہی انھیں ڈھانپ لے گی۔

۳۸ - سکینہ ان پر اُترے گا۔
۳۹ - اللہ عزوجل عالمِ بالا میں ان کا ذکر فرمائے گا۔
۴۰ - سارا مجمع بخش دیا جائے گا ان کی برکت ان کے ہم نشین کو بھی پہنچے گی وہ بھی بدبخت نہ رہے گا۔

کل ذالک علی فضل اللہ واللہ ذو الفضل العظیم

فقیر احمد رضا قادری نے اپنے سُنی بھائیوں کو اس مبارک صیغہ کی اجازت دی جبکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بدگویوں وہابیہ وغیرہم سے دور رہیں اور اسے پڑھ کر اس گنہگار کے لئے عفو و عافیت دین و دنیا و آخرت و حصول مرادات حسنہ کی دعا فرما لیا کریں۔ یقین رکھیں کہ یہ فقیر حقیر ان سب کے لئے دعا کرتا ہے جو ایسا اللہ تعالیٰ توفیق دے اور قبول فرمائے۔

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ
از بریلی ۸ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۳ھ ہجریہ قدسیہ علی صاحبہا وآلہ افضل الصلاۃ والتحیۃ
(آمین)

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان کے

اغراض و مقاصد

① تحفظ عقائد اہلسنّت و فروغ مسلک اعلیٰحضرت مولانا احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ
② دشمنان مسلک حقہ اہلسنّت و جماعت کے ناپاک ارادوں کی بیخ کنی۔
③ ناموسِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، مقام صحابہ کرام اہلبیت اور اولیاء کرام علیہم الرضوان کا تحفظ۔
④ میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم' ایام صحابہ کرام اور اعراس بزرگان دین علیہم الرضوان کے سلسلے میں خصوصی اجتماعات کا انعقاد۔
⑤ دینی لائبریریوں کا قیام اور انتظام۔
⑥ مدارس حفظِ قرآن و ناظرہ کا قیام اور انتظام۔
⑦ لوگوں کی اصلاح عقائد و اعمال کے لئے تربیتی نشستوں اور ہفتہ وار اجتماعات کا انعقاد۔
⑧ عوام اہلسنّت میں علمائے اہلسنّت و جماعت کا متعارف کرانا۔
⑨ دینی کتب و رسائل اور اسلامی لیٹریچرز کی مفت اشاعت۔

اپنے گھروں میں یہ کتابیں ضرور رکھیں ○

○ قرآن مجید کا صحیح منشأ معلوم کرنے کے لئے ★ ترجمہ قرآن کنزالایمان
از اعلیحضرت امام احمد رضا خاں محدث بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

○ عقائدِ اہلسنت سے آگاہی کے لئے ★ جاءالحق
از حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

○ نماز روزہ اور دیگر مسائلِ فقہیہ معلوم کرنے کیلئے ★ بہار شریعت
از صدر الشریعۃ علامہ امجد علی الاعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

○ سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور فضائلِ اعمال جاننے کیلئے ★ فیضان سنت
از امیر دعوتِ اسلامی مولانا محمد الیاس قادری

مکاشفۃ القلوب۔ از امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ

○ اصلاحِ باطن کے لئے ★ کشف المحجوب
از حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

○ عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور جذبۂ نعت خوانی بیدار کرنے کے لئے

★ (۱) حدائق بخشش
اعلیحضرت امام احمد رضا خاں محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

★ (۲) ذوقِ نعت
حضرت مولانا حسن رضا خاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

○ قرآنی تعلیم حاصل کرنے کے لئے ★ رحمانی قاعدہ
از قاری عبدالرحمٰن شجاع آبادی

جمعیت اشاعت اہلسنت (نور مسجد کاغذی بازار کراچی) پاکستان